سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۲۷ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے دریافت کرنے پر فرمایا ہے کہ صحت اچھی ہے الحمد للہ

— سیدہ ام متین صاحبہ کی طبیعت تاحال ناساز ہے ۔ احباب سیدہ موصوفہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں ۔

— حضرت اماں جان خیریت سے ہیں الحمد للہ (پرائیویٹ سیکرٹری)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کوئٹہ سے روانگی

کوئٹہ ۲۷ اگست ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۲۸ کو بذریعہ کوئٹہ میل کوئٹہ سے واپس لاہور کے لئے روانہ ہو رہے ہیں ۔ اس لئے حضور کی ڈاک اب کوئٹہ کے پتہ پر نہ بھیجی جائے ۔ نیز حضور ۴ ۔ ۵ دن لاہور ٹھہر کر ربوہ تشریف لے جائیں گے ۔ انشاء اللہ

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

پاکستان و ہندوستان کمیشن کے نمائندے نئی دہلی پہنچ گئے

نئے فارمولے کے متعلق حکومت ہند سے گفت و شنید

نئی دہلی ۳۰ اگست ۔ پاکستان و ہندوستان کمیشن کے موجودہ صدر ڈاکٹر اولڈرک شائل اتحادی قوموں کے سیکرٹری جنرل کے ذاتی نمائندے مسٹر ایرک کولبن کے ہمراہ آج کراچی سے نئی دہلی پہنچ گئے ۔ وہ کشمیر میں عارضی صلح کی گتھی سلجھانے کے لئے تازہ ترین تجویزیں آج حکومت ہند کے سامنے پیش کر رہے ہیں ۔ کل یہی تجویزیں انہوں نے کراچی میں حکومت پاکستان کے نمائندوں کے حوالے کی تھیں ۔ کمیشن کو امید ہے کہ جمعرات سے پہلے پہلے ان تجاویز کے متعلق دونوں حکومتوں کے تاثرات معلوم ہو جائیں گے ۔ چنانچہ جمعرات کے روز سری نگر میں کمیشن کا مکمل اجلاس ہو رہا ہے ۔ جس میں دونوں حکومتوں کے تاثرات پر غور و خوض کیا جائے گا ۔

مشرقی بنگال میں آخر نومبر تک زمینداری کو قانوناً ختم کر دیا جائے گا ۔

پیداوار بڑھانے کیلئے پندرہ کروڑ روپے کی جامع سکیم

کراچی ۳۰ اگست ۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین نے آج ایک بیان میں خوراک اور زراعت کے متعلق صوبائی حکومت کی اس سکیم کی مزید وضاحت کی ۔ جس پر حکومت نے ۱۵ کروڑ روپیہ خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ آپ نے کہا زراعت کے جدید طریقوں کو فروغ دینے کی پوری پوری کوشش کی جائے گی ۔ اور پیداوار کو بڑھانے کے لئے مصنوعی کھاد کی بہم رسانی کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا جائے گا ۔ اناج وغیرہ کی قیمتوں پر کنٹرول عائد کرنے کا بھی بندوبست کیا جا رہا ہے ۔ سکیم کے بعض اہم حصوں پر فوراً عمل شروع ہونے والا ہے ۔ اور اس سلسلے میں بعض ابتدائی امور طے کر لئے گئے ہیں ۔ بیان جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا حکومت نے جمعیت اقوام کے خوراک کے ادارے سے درخواست کی ہے ۔ کہ وہ اس سکیم کے عملی پہلوؤں کی نگرانی کے لئے ٹکنیکل عملہ مہیا کرے ۔ لنڈن میں پاکستان کے ہائی کمشنر بھی اس بارے میں ماہرین کی خدمات حاصل کرنے میں کوشاں ہیں ۔ پٹ سن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا اناج کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے پٹ سن کی کاشت کا رقبہ مجبوراً کم کرنا پڑے گا ۔ پٹ سن کی قیمتوں میں جو کمی واقع ہو رہی تھی ۔ حکومت کی بر وقت تدابیر کے نتیجہ میں وہ اب رک گئی ہے ۔ بلکہ قیمتوں میں ایک حد تک اضافہ بھی ہوا ہے ۔ سوت تیار کرنے پٹ سن اور کاغذ وغیرہ کے کارخانے کھولنے کے سلسلہ میں روپیہ لگانے والوں کی حکومت نے بہت ہمت افزائی کی ہے ۔ چنانچہ عنقریب متعدد کارخانے قائم کر دیئے جائیں گے ۔ جس پر اندازاً چھ کروڑ روپیہ خرچ آئے گا ۔ پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے بڑی بڑی زمینداریاں ختم کرنے کے متعلق جو قرارداد منظور کی ہے ۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر نور الامین نے کہا مشرقی بنگال میں ماہ نومبر کے آخر تک زمینداری ختم کرنے کے بل کو قانونی حیثیت حاصل ہو جائے گی ۔

اسرائیل کی شراکت پر رضامندی

قاہرہ ۳۰ اگست ۔ مصر کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں اس امر کی وضاحت کی ہے ۔ کہ ۱۲ ستمبر کو اسکندریہ میں صحت کے بین الاقوامی ادارے کی جو علاقائی کانفرنس ہو رہی ہے ۔ مصر اس میں اسرائیل کی شرکت پر کیوں رضامند ہوا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس کانفرنس میں اسرائیل کی شرکت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مصر نے حکومت اسرائیل کے وجود کو تسلیم کر لیا ہے کانفرنس میں شرکت کی دعوت حکومت مصر کی طرف سے نہیں بلکہ اتحادی قوموں کی انجمن کی طرف سے دی گئی ہے ۔

— ڈھاکہ ۳۰ اگست ۔ مشرقی بنگال کے سول سپلائیز کے وزیر مسٹر محمد افضل نے کہا ہے کہ جن سکیموں پر خوراک اور زراعت کی مرکزی کانفرنس میں غور کیا گیا ہے ۔ ان پر عمل کے نتیجہ میں چند سال کے اندر اندر مشرقی بنگال میں فالتو اناج پیدا ہونے لگے گا

گئوکشی کی ممانعت

نئی دہلی ۳۰ اگست ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سوراشٹر میں ۲ اکتوبر سے گئوکشی قانوناً ممنوع قرار دے دی جائیگی ۔

معیار زندگی بلند کرنے کا تہیہ

واشنگٹن ۳۰ اگست ۔ امریکہ میں پاکستان کے سفیر مسٹر حسن اصفہانی نے آج جارج ٹاؤن کی انجمن کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا پاکستان اپنے عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے کا تہیہ کر چکا ہے ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حکومت ہر ممکن کوشش سے کام لے رہی ہے ۔ اور رفتہ رفتہ عوام کا معیار زندگی بلند ہوتا جا رہا ہے ۔

— لنڈن ۳۰ اگست ۔ شرق اردن کے شاہ عبداللہ آج لنڈن سے اسپین کے دار الحکومت میڈرڈ روانہ ہو گئے ۔

ملک محمد شریف صاحب مبلغ اٹلی کی تشریف آوری

مکرم جناب میاں غلام محمد صاحب اختر اطلاع دیتے ہیں کہ جناب ملک محمد شریف صاحب مبلغ اٹلی ۳۱ اگست کو بدھ کے روز کوئٹہ میل کے ذریعہ لاہور پہنچ رہے ہیں ۔ احباب جماعت وقت مقررہ پر اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کا خیر مقدم کریں ۔

بے خانماں لوگوں کی امداد

نئی دہلی ۳۰ اگست ۔ ہندوستان سے جو مسلمان چلے آئے ہیں ۔ ان کی جائدادوں میں سے بے خانماں لوگوں کی امداد کے لئے ہندوستان کی مرکزی حکومت نے ایک سکیم مرتب کی ہے ۔ آباد کاری کے وزیر مسٹر موہن لال سکسینہ نے آج اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت پاکستان کو اس سکیم کی اطلاع دے دی گئی ہے ۔ انہوں نے اس خبر کو درست بتایا کہ حکومت ہند نے حکومت پاکستان سے متروکہ جائدادوں کی ایک فہرست مہیا کرنے کی درخواست کی ہے ۔

فرانس کا تجارتی وفد ستمبر کے تیسرے ہفتے میں کراچی پہنچ جائے گا ۔

کراچی ۳۰ اگست ۔ فرانس کا تجارتی وفد ستمبر کے تیسرے ہفتے میں کراچی آ رہا ہے ۔ یہ وفد حکومت پاکستان سے تجارتی معاہدے کے متعلق گفت و شنید کرے گا ۔ اس سلسلے میں دونوں حکومتوں کے درمیان گزشتہ دنوں بھی بات چیت ہوتی رہی ہے ۔ بالمشافہ گفتگو میں معاہدے کو آخری شکل دے کر اس کی توثیق کی جائے گی ۔ امید ہے کہ دونوں حکومتوں کے درمیان اس وقت جو تجارتی تعلقات قائم ہیں ۔ وہ اس معاہدے کی وجہ سے مزید استوار ہو جائیں گے پاکستان گزشتہ ایک سال میں فرانس کو چار کروڑ چالیس لاکھ روپے کا مال بھیج چکا ہے ۔ اس کے بالمقابل اتنے ہی عرصہ میں فرانس سے صرف ایک کروڑ اٹھتر لاکھ کا مال درآمد ہوا ۔ فرانس پٹ سن کا بہت بڑا خریدار ہے ۔ اور پاکستان خام اشیاء کے بدلے کوئلہ اور لوہا حاصل کرنا چاہتا ہے ۔

خبروں کے اوقات میں تبدیلی

کراچی ۳۰ اگست یکم ستمبر سے ریڈیو پاکستان سے رات کو انگریزی میں خبریں سوا آٹھ بجے کی بجائے ۸۔۴۵ پر سنائی جایا کریں گی ۔ اور اردو کی خبریں ۸½ بجے کی بجائے ۹ بجے شروع ہوا کریں گی ۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹیو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل ۔ بی

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۴۹ء

اصل سوال کیا ہے؟

چند دنوں سے پاکستانی روزناموں میں مسلم لیگ کے صدر کا ذکر اس تقریر کے تعلق میں بڑے زور سے چل رہا ہے۔ جو وہ یونیورسٹی گراونڈ میں وزیر اعظم پاکستان کی تقریر کے قبل کرنے میں ناکام ہوئے۔ اور جو سامعین نے انہیں نہ کرنے دی۔ اس واقعہ پر مخالف اور موافق اخبارات دونوں نے مقالوں اور مزاحیہ تحریروں اور مراسلات کے ذریعہ خوب خوب خامہ فرسائی کی ہے۔ اور خوب خوب کالم سیاہ کئے ہیں۔ ایک فریق جو باری صاحب کے حق میں ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ "ہلڑبازی" تھی۔ جو چند لوگوں نے عمدًا اور پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی سازش کے ماتحت مچائی تھی۔ دوسرا فریق اس بات کے ثابت کرنے پر تلا ہے۔ کہ یہ سامعین کا احتجاج قدرتی تھا۔ اور تمام کے تمام سامعین باری صاحب کے خلاف تھے۔ اور اتنے خلاف تھے۔ کہ ان کی زبان سے ایک لفظ بھی سننا نہیں چاہتے تھے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ عوام میں سخت بدنام ہیں۔ اور پبلک ان کے رویہ سے متنفر ہے۔

جو کچھ باری صاحب کی تقریر کے متعلق واقعہ ہوا۔ ہماری رائے میں یہ اتنی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ کہ ایک ہفتہ تک تمام اخبارات اپنا سب کام چھوڑ چھاڑ کر صرف اسی واقعہ پر لیڈر پر لیڈر اور مزاحیہ پر مزاحیہ تحریر کرتے چلے جاتے۔ اخبارات کے سامنے ان دنوں میں جو سوال رہا ہے۔ وہ صرف اتنا ہی رہا ہے۔ کہ مخالف تو کہتے ہیں کہ باری صاحب کی خوب بے عزتی ہوئی ہے۔ واہ۔ واہ واہ اور موافق کہتے ہیں۔ کہ باری صاحب کی کوئی بے عزتی نہیں ہوئی ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ خان لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان نے جو تقریر یونیورسٹی گراونڈ میں اس روز کی تھی۔ اس کا کیا اثر ہوا ہے۔ آیا وہ تقریر ملکی اور قومی نقطۂ نظر سے زیادہ اہم تھی۔ یا باری صاحب کی عزت یا بے عزتی کا سوال؟ کیا ہمارے اخبار نویسوں نے اپنے کالموں میں وزیر اعظم کو اتنی بھی اہمیت دی ہے۔ جتنی باری صاحب کی ذات کے متعلق دی ہے۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ باری صاحب کے واقعہ کے متعلق اول تو کچھ لکھا ہی نہ جاتا۔ اور اگر لکھا جاتا۔ تو سرسری طور پر۔

سوال یہ ہے۔ کہ کسی مہذب ملک میں اخبارات کا رویہ کیا ہونا چاہیئے۔ آیا آپ کوئی ایسا مغربی ملک بتا سکتے ہیں۔ کہ جس کے تمام کے تمام اخبارات ایک ہی وقت کے ایسے دو واقعات کے متعلق جس طرح کے واقعات باری صاحب کی تقریر نہ ہونے دینا۔ اور وزیر اعظم کی اہم تقریر میں اصل اور اہم سیاسی سوال پر تو ایک حرف بھی نہ لکھتے۔ مگر ایک غیر اہم بات پر صفحے کے صفحے سیاہ کر ڈالتے۔ آخر ہمیں سوچنا چاہیئے۔ کہ اس غیر ذمہ داری کا جس کا اظہار کیا گیا ہے۔ سبب کیا ہے؟ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ ہمارے ملک میں صحیح سیاسی مسائل کو ذاتیات سے الگ کر کے سوچنے کی ابھی ذہنیت نشوونما ہی نہیں پا سکی۔ بلکہ یہ کہنا درست ہوگا۔ کہ ابھی اس لحاظ سے ہمارے ملک کی فضا اس قطعہ اراضی کی طرح ہے۔ جس میں جنگلی بوٹیاں وغیرہ تو فورًا اگ آتی ہیں۔ لیکن جس کو زراعت کے مفید کام کے لئے ابھی تیار ہی نہیں کیا گیا۔

بات یہ ہے کہ ہمارے اخبار نویسوں کے نزدیک بھی باری صاحب کا حادثہ اتنا اہم نہیں ہے۔ لیکن چونکہ باری صاحب کے حادثہ کے پردے میں وہ اپنی اپنی ذاتیاتی ذہنیت کا مظاہرہ کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے باری صاحب کو تو محض ایک قربانی کا بکرا سمجھ لیا ہے۔ اور حقیقت میں وہ اپنے اپنے پہلوانوں کی تائید کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس جھگڑے میں نہ تو مخالفوں نے باری صاحب کے ذاتی نقائص پر زور دیا ہے۔ اور نہ آپ کے حامیوں نے ان کی خوبیوں پر کچھ لکھنا مناسب سمجھا ہے۔ مخالف یہ سمجھتے ہیں۔ کہ باری صاحب ایک خاص فریق کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اور ان کے حامی بھی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ باری صاحب کے حادثہ کو اتنا اچھالنا کسی خاص پارٹی کے لئے پراپیگنڈا کی نیت سے ہے۔

وزیر اعظم پاکستان نے اپنی تقریر میں ایک نہایت اہم بات قوم کے سامنے رکھی تھی۔ باتیں تو کئی اور بھی بڑی اہم تھیں۔ لیکن یہ بنیادی بات تھی۔ اور وہ یہ تھی۔ کہ آپ نے فرمایا۔

"مسلم لیگ قائد اعظم کا مقدس ورثہ ہے اور مسلم لیگ کو وہی پہلی سی عظمت و شان حاصل ہونی چاہیئے۔ اگر مسلم لیگ کی خاطر مجھے گاؤں گاؤں پھرنا پڑا۔ تو میں پھرونگا۔"

یہ بات تھی۔ جو قوم کے لئے سوچنے والی تھی۔ سوال یہ پیش کیا گیا تھا۔ کہ آیا اس وقت پاکستان میں مسلم لیگ کو پھر وہ اہمیت کس طرح پیدا ہو سکتی ہے۔ جو اس کو پہلے حاصل تھی۔ ملک کے سوچنے والوں کے لئے یہ ایک اہم مسئلہ تھا۔ جس پر وہ جتنا بھی سوچتے۔ بہتر تھا۔ افسوس ہے کہ یونیورسٹی گراونڈ کی تقریر کے بعد ہمارے اخبار نویسوں نے باری صاحب کے حادثہ پر تو ایک طوفان برپا کئے رکھا۔ مگر اس اہم سوال پر کسی ایک اخبار نے بھی سنجیدگی سے سوچنے کی کوشش نہیں کی۔ ہمارے سوچنے کی باتیں جو وزیر اعظم کی تقریر سے پیدا ہوتی تھیں۔ بعض یہ ہو سکتی تھیں کہ کیا مسلم لیگ کی ہستی ملک کے اتفاق و اتحاد کے لئے ضروری ہے؟ اگر ضروری ہے۔ تو اس کی ہستی کس طرح قائم رکھی جا سکتی ہے؟ وہ کیا عناصر ہیں۔ جن کی وجہ سے مسلم لیگ کی ہستی خطرہ میں ہے؟ ان عناصر کا اثر کس طرح زائل کیا جا سکتا ہے؟ یہ چند سوال تھے۔ جو حل طلب تھے۔ ان کو حل کرنے کے لئے ہمیں تمام ذاتیاتی اثرات سے اپنے ذہنوں کو خالی کر کے سوچنا تھا۔ لیکن ہم نے کیا کیا۔ باری صاحب کے حادثہ کو تو پردہ بنا لیا۔ اور لگے ذاتیاتی جنگ لڑنے۔

سوال یہ ہے۔ کہ کیا مغربی پاکستان کا مسئلہ چند لوگوں کی شخصیتوں کے ضرر و مفاد تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ کیا اس ذاتیاتی گندی سیاست پر سنجیدہ اور مزاحیہ شاہکار لکھنے سے مغربی پنجاب کے عوام کی تکالیف رفع ہو جائیں گی۔ ایک پارٹی کہتی ہے۔ کہ مسلم لیگ کے سب گذشتہ لیڈروں کو ہتھکڑیاں لگ جائیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ انہوں نے دو سال سے زیادہ کا عرصہ ہوا۔ ہمارے بتوں کو گرا دیا تھا۔ دوسری پارٹی کہتی ہے۔ کہ مسلم لیگ کے فلاں فلاں لیڈروں کو جیل میں دھکیل دیا جائے۔ کیونکہ انہوں نے پنجاب کو بدنام کر ڈالا ہے۔ تیسری پارٹی کہتی ہے کہ نہیں۔ اس دوسری پارٹی کے لیڈر کیوں عیش اڑائیں۔ ان کو بھی پابہ زنجیر کیا جائے۔ آخر سوچنا چاہیئے۔ کہ یہ کیا سیاست ہے۔ ہمارے تمام اخبار نویسوں کو ہو کیا گیا ہے؟ یا کیا اب بھی ہمارے اخبار نویس اس دلدل سے نہیں نکلیں گے۔ جس میں وہ غلامی کے زمانے میں دھنس گئے تھے؟

قیامت کا وقت

ایک معاصر میں حسب ذیل نوٹ شائع ہوا ہے:

"ہندوستان کے مسلمان آج کل بھی شیعہ سنی کے مسئلے پر شغل فرما رہے ہیں۔ بوہروں کے ملا صاحب نے ایک جوڑے سے کہا۔ کہ تمہیں بوہرہ فرقے سے خارج کیا جاتا ہے۔ کیونکہ تم نے ایک سُنی قاضی سے نکاح پڑھوایا تھا۔ معاملہ عدالت تک گیا۔ عدالت نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ اگر کسی شیعہ کا نکاح کوئی سُنی پڑھا دے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ اس فرقے سے خارج ہو گیا۔ ملاں صاحب نے بہتیرا کہا۔ کہ بوہرا فرقے کا میں دائمی مطلق ہوں۔ لیکن عدالت نے ان کی کوئی بات نہ سنی۔

"خدا کی شان دیکھیئے۔ اس وقت ہندوستان کے مسلمانوں پر قیامت کا وقت گذر رہا ہے۔ ان کی سیاسی۔ اقتصادی۔ تمدنی اور مذہبی زندگی خطرے میں ہے۔ ہندو یہ سوچ رہے ہیں۔ کہ جب تک ان مسلمانوں کو ختم نہ کیا جائے۔ اس وقت تک ان کے دل کو چین نہیں ہوگا۔ اور وہاں کے مسلمان ان جھگڑوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ کہ فلاں شیعہ ہے فلاں سُنی۔ کیا ملاں صاحب مسلمانوں کی نازک حالت سے بالکل بے خبر ہیں۔ اب تو ان جھمیلوں کو ختم کیجیئے۔ اور مسلمانوں کو مسلمان ہونے کی حیثیت سے دیکھیئے۔"

یہ نوٹ واقعی ایک نہایت اہم نصیحت پر حاوی ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ صاحب نوٹ اس بات کی اہمیت جیسی کہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے بڑی سمجھتے ہیں۔ اسی طرح پاکستان کے مسلمانوں کے لئے بھی بڑی سمجھتے ہوں گے۔ لیکن یہ کس قدر افسوسناک ہے۔ کہ بعض وقت یہ معاصر خود اپنی اس نصیحت کو بھول جاتا ہے۔ اور ایک آدھ دوسرا روزنامہ بھی محض چند اخبارات زیادہ بیچنے کے لئے جماعت احمدیہ کے خلاف عوام میں اشتعال انگیزی کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ کیا ہم امید کر سکتے ہیں۔ کہ اگر پیچھے نہیں تو آئندہ ہی ہمارے یہ دوست اس نصیحت پر عمل کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ اور اپنے موقر روزناموں میں کوئی ایسی بات شائع نہیں کریں گے۔ جس سے کسی کی دلآزاری مقصود ہو؟ شیعہ اور سنی کا کسی قانونی بات کا فیصلہ کرانے کے لئے عدالت کے دروازے کھٹکھٹانا گو برا ہی سہی۔ لیکن یہ اتنا برا نہیں ہے۔ جتنا یہ کہ کوئی روزنامہ محض دوسروں کی دلآزاری کی غرض سے مزاحیہ رنگ میں یا اور طرح تحریریں شائع کرے۔ اس سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ جائز تنقید نہ کی جائے۔ جائز تنقید کو کوئی برا نہیں سمجھتا۔ مگر سوچنا چاہیئے۔ کہ کسی مذہبی جماعت یا گروہ کے متعلق محض تمسخر اڑانا اور جائز حدود سے نکل کر اشتعال انگیزی کرنا تو بہت برا ہے۔ اور کسی قوم کا شیرازہ منتشر کرنے کے مترادف ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد
تعلیم الاسلام کالج کے متعلق

"احباب کو چاہیئے۔ کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالب علم داخل کرائیں۔ اور اپنے غیر احمدی احباب میں تحریک کریں۔ جزاھم اللہ خیرًا"

(الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۴۸ء)

نوٹ:۔ داخلہ ۱۹ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کا چھوٹا بھائی خالد محمود احمد چند دن سے بیمار ہے۔ اور خاکسار کی ہمشیرہ بھی علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (داؤد احمد خاں راولپنڈی)

(۲) میرے خالہ زاد بھائی نور علی خاں صاحب عرصہ دو سال سے عارضہ ٹائیفائڈ بہت سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد اسماعیل لقا پوری عفی عنہ کراچی)

اسلام اور موجودہ مغربی نظریے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوئٹہ میں ایک بصیرت افروز تقریر

یوروپین اقوام اسلام سے ٹکرانے کے بعد اپنے تمام نظریات میں شکست فاش کھا چکی ہیں

مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی ترقی کیلئے صرف قرآنی احکام کو دستور العمل بنائیں اور مغرب سے مرعوب ہونا ترک کر دیں

مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

۲۱ اگست ۶ بجے شام جماعت احمدیہ کوئٹہ کے زیر اہتمام پارک ہوس کے احاطہ میں ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "اسلام اور موجودہ مغربی نظریئے" کے زیر عنوان ایک نہایت پُر معارف تقریر فرمائی۔ یہ تقریر ۶ بجکر ۲۰ منٹ پر شروع ہوئی۔ اور پونے آٹھ بجے شام ختم ہوئی۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ کے افراد کے علاوہ چھ سو کے قریب غیر احمدی معززین بھی اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ جن کی نشست کے لئے کرسیوں کا انتظام تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تقریر کا تمام سامعین پر نہایت گہرا اثر ہوا۔ یہ تقریر مکمل صورت میں تو انشاء اللہ بعد میں شائع کی جائے گی۔ سر دست اس تقریر کا ملخص ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۂ مائدہ کے ساتویں رکوع کی ان آیات کی تلاوت فرمائی

وانزلنا الیک الکتاب مصدقاً لما بین یدیہ من الکتاب و مھیمناً علیہ فاحکم بینھم بما انزل اللہ و لا تتبع اھواءھم عما جاءک من الحق۔ لکل جعلنا منکم شرعۃ و منھاجا۔ ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ ولکن لیبلوکم فیما اٰتاکم فاستبقوا الخیرات۔ الی اللہ مرجعکم جمیعاً فینبئکم بما کنتم فیہ تختلفون وان احکم بینھم بما انزل اللہ و لا تتبع اھواءھم واحذرھم ان یفتنوک عن بعض ما انزل اللہ الیک۔ فان تولوا فاعلم انما یرید اللہ ان یصیبھم ببعض ذنوبھم وان کثیراً من الناس لفاسقون افحکم الجاھلیۃ یبغون ومن احسن من اللہ حکماً لقوم یوقنون یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین

اس کے بعد فرمایا:۔

میرا مضمون آج

اسلام اور موجودہ مغربی نظریے

کے عنوان پر ہے یہ تو ظاہر ہی ہے کہ میری غرض اس عنوان سے یہ نہیں ہو سکتی۔ کہ ایک طرف میں اسلام کے نظریے بیان کردوں۔ اور دوسری طرف چند مغربی نظریے بیان کردوں۔ بلکہ میری غرض یہ ہے کہ اسلام کے نظریوں کو مغربی نظریات پر جو فوقیت حاصل ہے اس کو بیان کروں۔ لیکن پیشتر اس کے کہ میں اس معاملہ میں کچھ کہوں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تمہید کے طور پر میں اس امر کو واضح کردوں کہ اسلام اپنی کسی فوقیت کا قائل بھی ہے یا نہیں تا یہ نہ ہو کہ ہماری شال مدعی سست گواہ چست والی ہو جائے۔ یعنی قرآن تو یہ دعوے نہ کرتا ہو۔ کہ اسکے نظریے اس زمانہ یا آئندہ زمانہ کے نظریوں پر فوقیت رکھتے ہیں اور اور میں فوقیت ثابت کرنے لگ جاؤں۔

اس غرض کے لئے ایک تو وہ آیات جو میں نے ابھی پڑھی ہیں اس بات کی دلیل ہیں کہ اسلام کو یہ فوقیت حاصل ہے۔ مگر ان کے علاوہ قرآن کریم کی ایک اور آیت بھی نہایت واضح اور اہم ہے۔ اور وہ آیت یہ ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا اوپر کی آیات سورۂ مائدہ کے ساتویں رکوع کی ہیں۔ اور یہ آیت سورۂ مائدہ کے پہلے رکوع کی ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ آج کے [illegible] نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔ اور تم پر

اپنی نعمت کا اتمام

کر دیا ہے۔ اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین کے پسند کیا ہے۔ یہ آیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حجۃ الوداع کے موقعہ پر نازل ہوئی تھی جس کے اسّی دن کے بعد آپ وفات پا گئے۔ بعض صحابہؓ اور بہت سے مفسرین اس بات کے مدعی ہیں کہ یہ آیت قرآن کریم کی آخری آیت ہے یعنی اس کے بعد کوئی اور کلام الٰہی نازل نہیں ہوا۔ لیکن بعض نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ بہرحال اگر یہ آخری آیت نہیں تو چند نہایت ہی آخری آیتوں میں سے ایک آیت ہے۔ اور

بتاتی ہے

کہ (اول) شریعت اسلامی اللہ تعالےٰ کی طرف سے مکمل کر دی گئی ہے۔ اب کوئی ایسا حکم نازل نہیں ہو سکتا جو ان حکموں کو بدل دے۔ اس سے ہمیں یہ اصول معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں جس قانون کو پیش کیا گیا ہے۔ خواہ اسے غیر مذاہب والے مانیں یا نہ مانیں۔ ایک مسلمان کو بہرحال یہ ماننا پڑے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسے پوری طرح مکمل کر دیا گیا ہے۔ اور دنیا کو جتنے قوانین کی ضرورت تھی۔ وہ سب اس میں آ گئے ہیں۔ ایسے قانون تو بے شک بن سکتے ہیں۔ جو وقتی اور مقامی طور پر ضروری ہوں۔ یا جو عارضی مشکلات کو دور کرنے کے لئے ہوں۔ لیکن جہاں تک وہ امور ہیں۔ جن میں مذہب کو اس بات کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ ہدایت کرے۔ ان تمام امور کو قرآن کریم میں بیان کر دیا گیا ہے۔ کسی کو بالتفصیل اور کسی کو بالاجمال۔

دوم فرماتا ہے۔

اتممت علیکم نعمتی

دین کو کامل کرنے کے نتیجہ میں میں نے اپنا انعام تم پر مکمل کر دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے سارے احکام کوئی نہ کوئی خوبی اور حکمت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس کے احکام صرف حکم کے طور پر نہیں بلکہ ان میں انسانی فائدہ اور اس کی ترقی کو ملحوظ رکھا گیا ہے اگر یہ معنے نہ لئے جائیں تو اکمال دین کا نتیجہ اتمام نعمت نہیں ہو سکتا۔ یہ نتیجہ تبھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جب دین کے تمام احکام ہمارے لئے نعمت ہوں تب ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ چونکہ ہمارا دین مکمل ہے۔ اور چونکہ اس کا ہر حکم ہمارے فائدہ کے لئے ہے۔ اس لئے دین کے مکمل ہونے کے ساتھ انعام بھی مکمل ہو گیا ہے۔ یہ اسلامی شریعت کی ایک ایسی خصوصیت ہے۔ جو اسے تمام شریعتوں سے ممتاز کرتی ہے۔ باقی شریعتوں کے احکام کسی حکمت اور فلسفہ کے ماتحت نہیں۔ مگر اسلام کسی بات کا حکم نہیں دیتا۔ اور کسی بات سے بنی نوع انسان کو نہیں روکتا۔ لیکن ایسی صورت میں جب اس پر عمل یا اس سے اجتناب لوگوں کے لئے مفید ہو۔ اس ضمن میں حضور نے نماز کی حقیقت کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا اور بتایا کہ جو شخص سچے دل سے نماز پڑھتا ہے۔ وہ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر کے مطابق ہر قسم کی برائیوں سے بچ جاتا ہے۔

اسی طرح روزہ ہے اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو صرف روزہ رکھنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ ساتھ ہی فرمایا ہے کہ لعلکم تتقون۔ روزے اس لئے رکھے گئے ہیں تا تم میں تقوےٰ پیدا ہو۔ غرض الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی میں یہ واضح کیا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی کوئی ضرورت ایسی نہیں۔ جس کو پورا کرنے کا سامان انہیں باہر سے لانا پڑے۔ سارے احکام قرآن کریم میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اور وہ سارے احکام ایسے ہیں جو بنی نوع انسان کے فائدے کیلئے ہیں پس کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ مسلمانوں کو کوئی ضرورت ہو اور اس کو پورا کرنیکا سامان انہیں باہر سے لانا پڑے اور کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ مسلمان قرآنی احکام پر عمل کریں تو انہیں نقصان ہو۔ عمل کے نتیجے میں ہمیشہ نعمت ہی نعمت انہیں میسر آئے گی۔

اس کے بعد حضور نے سورۂ مائدہ کی ان آیات کی تفسیر فرمائی۔ جو اوپر درج کی گئی ہیں۔ اور بتایا کہ ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے نہایت واضح رنگ میں موجودہ زمانہ کے مقننین اور فلسفیوں کے پیچھے چلنے سے روکا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ تمہاری تمام ترقی اسلام اور قرآن پر عمل کرنے میں ہے۔ نہ کہ قانون اور فلسفہ اور اقتصاد اور سائنس اور صنعت و حرفت کے ماہرین کے پیچھے چلنے میں۔

سلسلۂ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

اس زمانہ میں مغربی اقوام کے مختلف نظریات اسلام سے ٹکرا گئے ہیں۔ جن میں سے بعض مذہبی ہیں اور بعض سیاسی اور اقتصادی۔ لیکن کوئی ایک نظریہ بھی ایسا نہیں۔ جس میں مغرب کو شکست فاش نہ ہوئی ہو۔

مذہبی نظریوں میں سے سب سے بڑا

توحید کا نظریہ

ہے۔ عیسائیت نے جب ترقی کی۔ تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو انہوں نے خدا اور خدا کا بیٹا کہنا شروع کر دیا۔ بلکہ نادان مسلمانوں نے بھی بعض خدائی صفات حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب کرنی شروع کر دیں

اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ انہیں بھی کچھ علم غیب حاصل تھا۔ وہ بھی بعض جانور پیدا کر لیا کرتے تھے۔ وہ بھی مردے زندہ کر لیتے تھے اور اس طرح وہ عیسائیت کی تقویت کا موجب ہو گئے مگر اسلام سے ٹکر کھانے کے بعد مغرب اپنے اس نظریہ پر قائم نہ رہ سکا اور وہی یورپ جو اسلام کی پیش کردہ توحید پر حملہ کیا کرتا تھا آج اپنے منہ سے تثلیث کا انکار اور توحید کا اقرار کر رہا ہے یہ الگ بات ہے کہ قومی لحاظ سے یورپ کیا کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا آج بھی وہ تین خداؤں کا قائل ہے۔ آج اگر عیسائیوں سے پوچھا جائے تو وہ صاف کہہ دیتے ہیں کہ ہماری مراد صرف یہ ہے کہ حضرت مسیح خدا کے مقرب تھے ورنہ خدا ایک ہی ہے۔ غرض یورپ عقیدۂ توحید میں اسلام سے ٹکرایا۔ مگر اس ٹکراؤ کے نتیجہ میں اسلام ہی غالب آیا۔ پھر

طلاق کا مسئلہ

سے لو۔ یورپین مصنفین نے اپنی کتب کے ہزاروں ہزار صفحات میں اس مسئلہ پر ہنسی اڑائی ہے۔ ان کے بڑے بڑے فلسفی اور محققین یہ کہا کرتے تھے کہ اس تعلیم سے عورت اور مرد کے محبت کے حقوق کو تلف کر دیا گیا ہے۔ مگر آج کیا حال ہے۔ امریکہ طلاق کا قانون پاس کر چکا ہے۔ انگلستان میں بھی آہستہ آہستہ طلاق کو نرم کیا جا رہا ہے اور روس میں بھی بے حد آزادی ہے۔ امریکہ میں تو اتنی معمولی معمولی باتوں پر طلاق واقعہ ہو جاتی ہے کہ حیرت آتی ہے۔ اسلام نے تو طلاق اور خلع کے ساتھ کئی قسم کی شرائط رکھ دی ہیں۔ لیکن وہاں بعض دفعہ اتنی سی بات پر طلاق ہو جاتی ہے کہ مثلاً عورت کہتی ہے میں نے ایک ناول لکھا ہے مگر میرا خاوند کہتا ہے کہ یہ ناول بیہودہ ہے۔ مقدمہ عدالت میں جاتا ہے تو جج عورت کے حق میں فیصلہ دے کر اسے طلاق دلوا دیتا ہے۔ غرض اس مسئلہ میں بھی مغرب نے اسلام سے ٹکرا کر شکست کھائی۔ اور فتح اسلام ہی کو حاصل ہوئی۔

پھر

حرمت شراب کا مسئلہ

ہے۔ اسلام نے نہایت واضح الفاظ میں شراب کو حرام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ گو اس میں کچھ فوائد بھی ہیں مگر اس کے نقصانات اس کے فوائد سے بڑھ کر ہیں۔ اس لئے ہم اس کا استعمال تمہارے لئے حرام قرار دیتے ہیں۔ یورپ نے اس تعلیم پر بھی اعتراض کیا اور کہا کہ اسلام انسان کی خوش حالی اور جذباتی کو نہیں سمجھتا۔ اسلام فطرت کے نازک جوہروں کو نہیں سمجھتا۔ وہ ایشیائی لوگ تھے جو شراب پی کر بدمست ہو جایا کرتے تھے اور ان کی عقل ٹھکانے نہیں رہتی تھی۔ ہمارے یورپ والے پیگ پیتے ہیں تو ان کی عقل پہلے سے بھی زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔ مگر پھر ٹھوکریں کھانے کے بعد امریکہ نے ہی قانون بنایا کہ شراب پینا ناجائز ہے۔ اگر پیگ عقل کو تیز کرتا ہے تو امریکہ نے شراب کو حرام کرنے کی کیوں کوشش کی۔ مگر پندرہ سال کے بعد امریکہ نے دوبارہ شراب پینا جائز قرار دے دیا اور اس طرح ایک بار پھر اسلام کی صداقت واضح ہو گئی اور دنیا پر ثابت ہو گیا کہ قرآن نے جو کچھ کہا تھا اس کے پیچھے خدائی طاقت کام کر رہی تھی۔ مگر یورپ کی آواز کے پیچھے کوئی خدائی طاقت نہیں تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے شراب کو حرام قرار دیا۔ تو وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی۔ لیکن امریکہ نے شراب کو حرام قرار دیا تو پندرہ سال کے بعد وہ پھر اس قانون کو منسوخ کرنے پر مجبور ہو گیا۔

پھر

کثرت ازدواج کا مسئلہ

بھی ان مسائل میں سے ہے جس کی حکمت اس زمانہ میں واضح ہو گئی ہے۔ اگر ہندوستان کے مسلمان تبلیغ پر زور دیتے تو آدھے ہندوستان کو وہ مسلمان بنا لیتے۔ اور اگر تعدد ازدواج سے کام لیتے تو باقی آدھا ہندوستان بھی مسلمان ہو جاتا اور آج سارے ہندوستان میں مسلمان ہی مسلمان ہوتے مگر بدقسمتی سے عیسائیوں اور یورپین اقوام کے ڈر کے مارے خود مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ تو عربوں کے زمانہ کی بات تھی چونکہ عربوں میں زیادہ شادیاں کرنے کا رواج تھا۔ اس لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی چار تک شادیاں کرنے کی اجازت دے دی اس کا خمیازہ آج مسلمان بھگت رہے ہیں۔ بہار میں جب فسادات ہوئے اور وہاں کے بعض دوست قادیان آئے تو میں نے انہیں ترقی کا یہی گر بتایا تھا مگر ساتھ ہی کہہ دیا تھا کہ آپ لوگ اس پر عمل نہیں کریں گے۔ اب بھی اگر مسلمان اس پر عمل کریں تو پچاس سال میں ان کی کایا پلٹ جائے۔

پھر

جوا

ہے۔ اسلام نے اس کی ممانعت کی مگر یورپ نے ہنسی اڑائی اور کہا کہ جوئے سے روکنا ایک بے معنی بات ہے مگر آج کوئی ملک دکھاؤ جس میں جوئے کے متعلق قانون نہ بن رہے ہوں۔ یوں کھلے طور پر وہ اسے چھوڑ نہیں سکتے۔ کیونکہ کلیۃً جوا چھوڑتے ہوئے انہیں شرم محسوس ہوتی ہے مگر قانون بنا رہے ہیں کہ فلاں طرز کا جوا منع ہے یا اس اس طرح کھیلنا منع ہے۔ گویا بات وہی آگئی جو اسلام نے پیش کی تھی۔ مگر کھلے طور پر جوئے کو ناجائز قرار دینے میں وہ ابھی اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں۔

پھر قرآن کریم نے

سزائے موت

کو ضروری قرار دیا تھا۔ مگر یورپ کے کئی ملکوں نے سزائے موت کو منسوخ کر دیا اور کہا کہ یہ ظالمانہ سزا ہے۔ مگر ۲۵۔۳۰ سال کے بعد اب پھر سزائے موت کے قانون بنائے جا رہے ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ اس کے بغیر ملک کا امن قائم نہیں رہ سکتا۔ غرض بیسیوں امور ہیں جن میں مغرب اسلام سے ٹکرایا مگر آخر مجبور ہو کر وہ اسلام کے راستہ پر ہی چلا۔ اور یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کلام نازل ہوا تھا وہ اسی خدا کی طرف سے تھا جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اور جو جانتا تھا کہ کون کون سی باتیں انسان کے لئے مفید ہیں اور کون کون سی مضر۔

آخر میں حضور نے مسلم لیگ کی اس تجویز کے متعلق فرمایا جو زمینداری سسٹم کو اڑا دینے کے لئے پیش کی جا رہی ہے۔ اور اس کی مخالفت کرتے ہوئے حضور نے اس کے نقصانات کی وضاحت فرمائی اور فرمایا کہ مسلمان اس قانون میں روس کی نقل کر رہے ہیں جو یقیناً نقصان رساں ہوگا۔ آخر میں حضور نے فرمایا تمام خرابی اور تباہی کی جڑ یہ ہے کہ مسلمان قرآن کریم پر صرف رسمی طور پر ایمان رکھتے ہیں حقیقی ایمان انکے اندر نہیں ورنہ وہ سمجھتے کہ تمام برکت قرآن کریم پر عمل کرنے میں ہے اور اگر ہم ذرا بھی اس کے احکام سے ادھر ادھر ہوئے تو ہمیں بھی نقصان پہنچے گا اور ہماری آئندہ نسلیں بھی تباہ ہوں گی۔

خدا کی گود میں آجاؤ!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"خدا کی رضا تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی تمام لذات کو چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر۔ اپنا مال چھوڑ کر اس کی راہ میں تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے .... الخ"

جو شخص اللہ تعالے کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہ ایک تلخی برداشت کرتا ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالے کی راہ میں تلخی برداشت کرتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق وہ ایک پیارے بچے کی طرح خدا تعالے کی گود میں آجاتا ہے اور جس نے یہ مقام حاصل کر لیا اس کو کسی چیز کی ضرورت ہے؟ سب سے بڑی جنت یہ ہے کہ کسی انسان کو اللہ تعالے کی رضا حاصل ہو جائے۔ کیونکہ جس نے اللہ تعالے کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کر لیا۔ اس کے لئے پھر فلاح ہی فلاح ہے۔ ہزاروں ہزار مشکلیں انسان دنیا کی خاطر برداشت کرتا ہے۔ مگر پھر بھی بعض اوقات اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتا۔ لیکن اگر انسان خدا تعالے کے رستے میں چھوٹی سی تکلیف بھی برداشت کرتا ہے تو خدا تعالے کو وہ بہت پیاری ہوتی ہے۔ اور صرف اس ذرا سی تکلیف کے عوض میں بسا اوقات انسان اللہ تعالے کے ایسے ایسے انعامات کا مورد بن جاتا ہے جو نسلاً بعد نسلٍ ختم نہیں ہوتے۔ اور چلتے چلے جاتے ہیں۔

پس اللہ تعالے کی راہ میں خرچ کرنا بہرحال مفید اور بہتر ہے اور موجب فضل الٰہی ہوتا ہے اور اس کے رستے میں خرچ کرنے سے انکار کرنے کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالے کے فضلوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور جس نے اپنے فعل سے یہ کہہ دیا کہ اسے اللہ تعالے کے فضلوں کی کوئی ضرورت نہیں اس کا پھر خدا ہی حافظ ہے اور وہی ہے جو اس کو ہدایت دے سکے۔

پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنے اموال کا محاسبہ کرتے رہیں کہ کیا انہوں نے کم از کم اس قدر حصہ ان سے ادا کر دیا جس کا ادا کرنا ان پر لازم قرار دیا گیا تھا۔ یعنی کیا اگر وہ موصی ہیں تو انہوں نے اپنا حصہ آمد ادا کر دیا ہے اور اگر وہ غیر موصی ہیں تو انہوں نے چندہ عام مطابق شرح ادا کر دیا ہے۔ اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ جس کی شرح نہایت ہی معمولی ہے۔ یعنی تمام سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ۔ اگر نہیں تو اب بھی توجہ فرمائیں اور اللہ تعالے سے جزائے خیر کے طالب ہوں۔

نظارت بیت المال

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شیخ مشتاق حسین صاحب کی وفات پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالے مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی اور افسوس کا اظہار کرتی ہے۔

خاکسار خواجہ محمد شریف احمد جنرل سیکرٹری
جماعت احمدیہ گجرانوالہ

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ نعیمہ (بنت حضرت صوفی غلام محمد صاحب آف ماریشس مرحوم) ان دنوں پیٹ میں یکدم تکلیف ہو جانے کے باعث بیمار ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت عزیزہ کی جلد اجلد کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(اہلیہ حضرت صوفی صاحب مرحوم مغفور)

احمدی مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ) سے پاکستان میں

دلچسپ حالات سفر

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل سابق مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ)

(۳)

انگلینڈ میں بچوں کی تعلیم و تربیت

انگلینڈ میں ۱۵ سال تک بچوں کی تعلیم مفت اور جبری ہے اور آجکل وہاں تقریباً ساڑھے پانچ ملین بچے پرائمری اور سیکنڈری سکولوں میں تعلیم پا رہے ہیں۔ انگلینڈ اور ویلز کا سنہ ۱۹۴۸-۴۹ء کا تعلیمی بجٹ 243,664,000 پونڈ سٹرلنگ ہے۔ چونکہ جبری تعلیم کا سسٹم وہاں بہت عرصے سے قائم ہے اسلئے تمام ملک میں کوئی بوڑھے سے بوڑھا بھی اب غیر تعلیمیافتہ نہیں ملتا۔ پرائمری اور سکنڈری سکولوں میں ۸۸ فی صد بچے روزانہ دو دفعہ مفت دودھ استعمال کرتے ہیں۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ وہاں کے مرد و عورت یکساں طور پر ہر بچے سے بہت محبت و پیار رکھتے اور دلچسپی لیتے ہیں۔ بچوں کی عام صحت کو برقرار رکھنے بلکہ اعلیٰ درجے کا بنانے کے لئے فیملی ایکٹ کے ماتحت ہر وہ بچہ جو وہاں پیدا ہو یا برٹش ایمپائر سے وہاں جائے اور اسے وہاں چھ ماہ گذر جائیں۔ اس کے والدین کو اس کی بہتری و پرورش کے لئے امدادی طور پر پانچ شلنگ فی ہفتہ الاؤنس ملتا ہے۔ اگر کسی شخص کے ایک سے زائد بچے ہوں تو پہلے بچے کے سوا باقی خواہ کتنے ہی ہو جائیں سب کو یہ الاؤنس ۱۴ سال کی عمر تک ملتا رہتا ہے اس طرح بچوں کے کھانے اور پہننے کی چیزیں بھی لوگوں کی اشیاء کی قیمت کی نسبت تقریباً نصف قیمت پر ملتی ہیں اور سب سڈی اہری سسٹم کے ماتحت گورنمنٹ فروخت کرنے والوں کو ان اشیاء کی قیمت کا بقیہ حصہ ادا کرتی ہے پھر ہر بچے کو روزانہ بڑوں سے دگنا دودھ برائے نام قیمت پر دیا جاتا ہے ایک بوتل دودھ کی قیمت وہاں ۴½ پنس ہے مگر اس سے اچھے دودھ کی وہ بوتل بچوں کے لئے ۲½ پنس میں سپلائی کی جاتی ہے اس طرح ہر بچے کے لئے کاڈ لور آئل اور پھلوں کے پانی کی دو دو بوتلیں ہر ماہ گورنمنٹ کی طرف سے مفت دی جاتی ہیں۔ غرضیکہ بچوں کے لئے بڑوں سے دگنے ریٹ پر ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں اور ملک کو اس امر پر اتنا ناز ہے کہ بچوں کی بہبودی کا ہفتہ منانے کے دوران میں ریڈیو پر کئی دفعہ یہ کہا گیا کہ ہمارے ڈاکٹروں اور صحت عامہ کے ماہروں کی رائے ہے کہ ہماری آئندہ نسل عام صحت کے لحاظ سے دنیا کی بہترین نسل ہوگی۔

لندن سے روانگی

چونکہ بحری جہاز انگلینڈ سے براہ راست کراچی ملنا بہت دشوار اور گراں بھی تھا۔ اسلئے کچھ انتظار کرنے کے بعد آخر میں نے فرانس اور مشرق وسطی کے عربی ممالک کے راستے پاکستان آنے کا پروگرام بنایا اور مورخہ ۱۴ جولائی کو لندن سے پیرس روانہ ہوا وہاں اسٹیشن پر مکرم و محترم ملک عطاء الرحمن صاحب مبلغ اسلام فرانس موجود تھے۔ انہوں نے ہر ممکن مدد فرمائی اور دوسری گاڑی میں وہاں سے مارسیلز روانگی کا انتظام کر دیا اور باوجود عدیم الفرصت ہونے کے خود سب انتظامات کئے اور گاڑی پر الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے۔ فجزاہ اللہ تعالےٰ

مارسیلز میں فرانسیسی زبان سے ناواقف ہونے کی وجہ سے کچھ مشکل پیش آئی اور جو سامان لندن سے بک کیا گیا تھا وہ گاڑی کے ساتھ نہ آ سکا اور شام کو دوسری گاڑی میں قلیوں کی شرارت کی وجہ سے خستہ حالت میں پہنچا اور بعض چیزیں بکس کا تالہ توڑ کر نکال بھی لی گئیں مگر زبان نہ جاننے کی وجہ سے اور جہاز چونکہ اسی وقت روانہ ہو رہا تھا اسلئے میں اس معاملے میں کوئی ایکشن نہ لے سکا اور صبر جمیل اور انا للہ پڑھکر بکس اسی حالت میں وصول کر کے جلدی جلدی جہاز پر سوار ہونے کا انتظام کیا اس امر کا ذکر میں نے اسلئے کر دیا ہے کہ میرے دیگر بھائی اس راستے سے آتے جاتے ہوئے سامان کا خیال رکھیں اور تسلی بخش انتظام کریں۔

مارسیلز سے روانگی

مارسیلز سے جہاز روانہ ہو کر ایکدن کے لئے جنیوا میں ٹھہرا وہاں اتر کر شہر کے مزدوری حصے اور بعض قدیمی بڑے بڑے گرجے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں سے چل کر جہاز یونان کی پورٹ پائرس پر دو دن ٹھہرا رہا۔ زبان نہ جاننے کی وجہ سے کوئی خاص تبلیغی کام نہ کر سکا صرف ایک دو جگہ دو کانوں میں ٹوٹی پھوٹی انگریزی بولنے والے ملے جہاں کہ تبلیغ کرنے کی کوشش کی۔

یونان میں غربت اور مہنگائی

یونان میں غربت اور مہنگائی بہت معلوم ہوتی ہے یونانی سکے کی کوئی قیمت نہیں ہے ایک انگریزی پونڈ کے ۴۵ ہزار لیرے مل جاتے ہیں۔ بلیک مارکیٹ میں زیادہ بھی مل سکتے ہیں۔ گذشتہ لڑائی کی تباہی اب تک نظر آتی ہے۔ شہر میں کئی جگہ کھنڈرات ہی کھنڈرات دکھائی دیتے ہیں۔ اس وقت بھی ملک کی دو پارٹیوں میں لڑائی ہو رہی ہے اور غریب لوگ اس اندرونی تباہی سے بہت تنگ ہیں۔ کمیونزم کا پروپیگنڈا بہت ہے مگر اکثریت میں غیر مقبول ہے۔ روس کمیونسٹ پارٹی کی اسلحہ وغیرہ سے پوری پوری مدد کر رہا ہے۔ ہر جگہ لوگ ایک اجنبی کو دیکھ کر سب سے پہلے امریکن ڈالر انگلش پونڈ یا انگلش سگریٹس ہر ممکن طریق سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس شہر میں سوائے چند ایک برائے نام مصری مسلمانوں کے کوئی مسلمان نظر نہیں آتا گو عام طور پر لوگ عیاش اور دنیا دار ہیں۔ مگر اپنے لوکل آرتھا ڈاکس عیسائی چرچ سے بہت عقیدت ہے۔ ایک جگہ میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو دکھا کر حضور کا دعوے وغیرہ ایک انگریزی جاننے والے کے ذریعہ بتایا تو وہاں پہلے تو کافی عرصہ آپس میں عجیب شور پڑا رہا پھر ایک نے مجھے کہا کہ وہ اپنے مذہب اور چرچ کے سوا کسی کی سن ہی نہیں سکتے۔ گرجے خوبصورت اور بہت ہیں کئی تباہ ہو گئے تھے۔ مگر اب پھر بنائے جا رہے ہیں۔

یونان سے شام

یونان سے ہر ٹیپرس ہوتا ہوا دس دن کے بعد ہمارا جہاز بیروت پہنچا۔ بیروت میں مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ شام موجود تھے ان کے ساتھ بیروت میں بعض مقامات دیکھے اور بعض احباب سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ بندہ اسی دن شام کو وہاں سے بذریعہ "بس" دمشق پہنچ گیا۔ وہاں پر دمشق اور فلسطین کی جماعت کے احباب سے ملاقات ہوئی انہوں نے بڑے اخلاص و محبت کا اظہار کیا گو دمشق میں میرا ایک ہفتہ سے زائد ٹھہرنے کا ارادہ نہیں تھا۔ مگر اپنے بچوں کے اچانک بیمار ہو جانے کی وجہ سے مجھے تقریباً ایک ماہ ٹھہرنا پڑا دوران قیام میں میں خود بھی بیمار ہو گیا۔ علاج کے سلسلہ میں مکرم سید منیر الحصنی صاحب امیر جماعت مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر اور باقی جماعت نے بڑی ہمدردی اور محبت و اخلاص کا ثبوت دیا اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے وہاں پر شام کے بڑے بڑے لیڈروں ایڈیٹروں اور سیاسی زعماء وغیرہ سے متعدد ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ شام میں ہماری جماعت کا خدا تعالےٰ کے فضل سے تعلیم یافتہ طبقہ پر اچھا اثر ہے اور ہمارے مبلغ شیخ نور احمد صاحب منیر کے وہاں کے سیاسی حلقوں سے وسیع تعلقات ہیں۔ جن سے فائدہ اٹھا کر وہ اخبارات میں وقتاً فوقتاً احمدیت اور احمدی مبلغین کے حالات و سرگرمیوں کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور اس طرح انہوں نے شام کے تقریباً ہر سیاسی لیڈر کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی حقیقت سے آگاہ کر رکھا ہے فجزاہ اللہ تعالےٰ

ملک شام کے کچھ حالات

گو شام کا ملک آبادی وغیرہ کے لحاظ سے ایک چھوٹا سا ملک ہے مگر تعلیمی اور تمدنی اور صنعتی لحاظ سے بہت ترقی یافتہ ہے۔ ملک میں چونکہ پانی بہت ہے اسلئے زراعت بہت ترقی کر سکتی ہے تاہم وہاں کے باشندوں کی زیادہ تر توجہ صنعت و حرفت اور تجارت کی طرف ہے وہاں کے کپڑا بننے اور اسلحہ وغیرہ کے بعض کارخانے نسبتی طور پر بہت بڑے بڑے اور ماڈرن مشینوں سے چل رہے ہیں آب و ہوا اور طبعی مناظر کے لحاظ سے یہ ملک بہترین ہے گرمیوں میں عام پھل بہت سستے اور کثرت سے ہوتے ہیں۔ زیادہ تر پیداوار گندم اور پھلوں کی ہے۔ گندم اس کثرت سے ہوتی ہے کہ ملکی ضروریات پوری کرنے کے بعد اچھی خاصی لبنان اور دیگر ملکوں کو بھیجی جاتی ہے

مقامات مقدسہ کی زیارت

دوران قیام شام میں حضرت بلالؓ حضرت ابوہریرہؓ حضرت ابو الدرداءؓ حضرت معاویہؓ اور اہل بیت رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے مزارات دیکھنے کا موقعہ ملا مسجد اموی بھی دو تین بار جانے کا اتفاق ہوا اور منارة البیضاء جہاں سے حضرت مسیح ناصری ؑ کے اترنے کا علماء اب تک انتظار کر رہے ہیں بھی بغور دیکھا۔ اب تو اس مینار کا اکثر حصہ کالا بھی ہو چکا ہے اور سفید نہیں رہا۔ شاید شدت انتظار میں سیاہ ہوتا جا رہا ہے۔ آہ! آنیوالا آ بھی چکا اور یہ روز دنیا کو شمس و قمر بھی بتا چکا اور خدا کا وہ پیارا مسیح محمدی اپنے نور کی چمک سے دنیائے اسلام کو منور کر کے رخصت بھی ہو گیا۔ مگر کئی بیمار اس نور خدا کی دیکھنے کی تاب نہ لا سکے اور اندھے ہو گئے اور ابھی تک اس مادی مینار کی طرف ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہیں اور اسی انتظار میں مرتے جا رہے ہیں۔ کہ کب اسرائیلی مسیح ؑ کا وہاں نزول ہو اور وہ اس کے آگے سیڑھی پیش کریں اور نیچے اتار کر اسکی مالا مال جیبوں سے اس قدر مال لوٹیں کہ پھر ان کو مسجدوں کے حجروں میں بیٹھ کر جمعرات کی روٹیوں کی انتظار کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ زہے عقل و دانش برآئد گریست (باقی)

درخواست دعا۔ خاکسار کی بچی امۃ الکریم رشید عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے نیز خاکسار کی ہمشیرہ امۃ الحمید اختر بھی بیمار ہے۔ احباب دعا صحت کریں۔ (خاکسار مسعود احمد واقف زندگی)

تحریک جدید کا وعدہ جلد سے جلد ادا ہو جانا چاہیئے

"بقایا ہمیشہ اُن لوگوں کے ذمہ رہتا ہے جو سمجھتے ہیں کہ آخر میں دیدیں گے"

تحریک جدید کے وعدوں کی جلد ادائیگی کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہر فرد کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جلد سے جلد وعدہ پورا ہو۔ ایسا نہ ہو کہ کل پر ڈال دیا جائے۔ اور اس طرح یہ کبھی بھی پورا نہ ہو سکے گا۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ آخر میں ادا کر دیں گے۔ حالانکہ بقایا ہمیشہ اُن لوگوں کے ذمہ رہتا ہے۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ آخر میں دیدیں گے..... یاد رکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد کرتا ہے۔ جو خود اپنی مدد کرتے ہیں جو تلعب کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کی کبھی مدد نہیں کرتا۔ پس جماعت کو میں پھر توجہ دلاتا ہوں کہ آج کا کام کل پر کبھی نہ چھوڑیں۔ یہ نہایت خطرناک بات ہے۔ بعض خیال کر لیتے ہیں کہ کل دیدیں گے مگر وہ کل کبھی نہیں آتا۔ اور چندہ ادا نہیں ہوتا...... میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ کہ تحریک جدید کے چندے طوعی ہیں۔ اس لئے ان کو پورا کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر انہیں اس قربانی کی توفیق نہیں ملتی تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کی پہلی قربانیوں کو قبول نہیں کیا۔ ورنہ آج ان سے سستی سرزد نہ ہوتی۔"

آپ کی موعودہ رقم کا انتظار ہے!

نائب وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ

پراونشل انجمن ہائے احمدیہ صوبہ سرحد و مشرقی بنگال!

انجمن ہائے احمدیہ مغربی پنجاب کی توجہ کیلئے (امراء) ضروری اعلان

صوبہ سندھ کی پراونشل انجمن کی سوا کہ ان کی طرف سے باقاعدگی سے تبلیغی رپورٹ موصول ہوتی ہے۔ باقی صوبہ جات سرحد و مشرقی بنگال اور جماعت ہائے مغربی پنجاب کی طرف سے باقاعدگی سے تبلیغی مساعی کی رپورٹ موصول نہیں ہو رہی۔ کئی کئی ماہ گزر جاتے ہیں۔ مگر سوائے چند جماعتوں کے کسی جماعت کی طرف سے ان کی اجتماعی کوششوں کی اطلاع نہیں مل رہی۔ اس اعلان کے ذریعے میں جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور ضلعوار امراء صاحبان اور خصوصاً پراونشل امراء صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے حلقہ کی جماعتوں کو جلد از جلد تاکیدی ہدایت کریں۔ کہ مرکز کو اپنی تبلیغی جدوجہد سے آگاہ کریں۔ اور ہر ماہ باقاعدگی سے اطلاع دیتے رہیں

(ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

داخل دفتر ہونے والی وصایا

مندرجہ ذیل وصایا قاعدہ ۱۵/۵ الف کے ماتحت بوجہ عدم تکمیل داخل دفتر کر دی گئی ہیں۔ اب یہ لوگ نئی وصیت کر سکتے ہیں:۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر	نام و پتہ	وصیت نمبر
(۱)	سردار بیگم صاحبہ زوجہ منشی محمد شفیع صاحب دار البرکات قادیان	وصیت ۱۰۵۲۳
(۲)	مستری محمد الدین صاحب باب الانوار قادیان	،، ۱۰۴۲۴
(۳)	فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ حسین بخش صاحب ،،	،، ۱۰۴۵۷
(۴)	امۃ الحمید بیگم صاحبہ زوجہ عبد السلام صاحب ،،	،، ۱۰۴۵۲
(۵)	منظور احمد صاحب ولد محمد رمضان صاحب دار الاحسان قادیان	،، ۱۰۴۵۱
(۶)	حاکم بی بی صاحبہ زوجہ عبد الرحمن صاحب مسجد فضل ،،	،، ۱۰۳۵۰
(۷)	بجنت بھری صاحبہ زوجہ ملک محمد یار صاحب چک ۳۵ شمالی سرگودھا	،، ۹۱۶۷
(۸)	محمد نذیر صاحب ولد چوہدری ہدایت اللہ صاحب میانی شیر ضلع گورداسپور	،، ۱۰۲۶۴
(۹)	نواب بی بی صاحبہ زوجہ علم دین صاحب بریار ،،	،، ،، ۱۰۲۵۷
(۱۰)	شیخ عالمگیر صاحب دھرم کوٹ بگہ ،،	،، ،، ۱۰۴۵۹
(۱۱)	مہر غلام محمد صاحب ،، ،،	،، ،، ۱۰۴۶۸
(۱۲)	جمال دین صاحب ،، ،،	،، ،، ۱۰۴۶۹
(۱۳)	بدر دین صاحب ،، ،،	،، ،، ۱۰۴۷۰
(۱۴)	اقبال احمد صاحب باگڑیاں ضلع ہوشیارپور	،، ۱۰۵۰۸
(۱۵)	غلام غوث صاحب سارچور ضلع گورداسپور	،، ۱۰۴۹۵
(۱۶)	محمد الدین صاحب لودی ننگل ،،	،، ۱۰۴۹۷
(۱۷)	محمد بخش صاحب خان فتح ،،	،، ۱۰۴۹۸
(۱۸)	مقبول احمد خان صاحب ،،	،، ۱۰۴۹۹
(۱۹)	نور احمد خان صاحب کھوکھر ،،	،، ۱۰۵۰۰
(۲۰)	عبد الحمید صاحب زید پال ضلع ہوشیارپور	،، ۱۰۴۱۹
(۲۱)	فضل محمد صاحب ،،	،، ۱۰۴۱۹
(۲۲)	احمد حسن صاحب ولد خدا بخش صاحب دھوالی ریاست پٹیالہ	،، ۱۰۴۲۷
(۲۳)	حسین بی بی صاحبہ زوجہ مرحوم خان صاحب سارچور ضلع گورداسپور	،، ۱۰۵۱۶
(۲۴)	عبد العزیز صاحب نواں پنڈ ٹلکھی والہ ،،	،، ۱۰۵۳۶
(۲۵)	امۃ اللطیف صاحبہ نابینا کنری سندھ	،، ۸۲۹۷
(۲۶)	عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ حسن خان صاحب مٹھ لک سرگودھا	،، ۵۷۷۴

ان شکرتم لازیدنکم

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔

"چوتھی قسم خرچ کی جسے اسلام نے پسند کیا ہے اور اس کا حکم دیا ہے وہ خرچ ہے۔ جو بطور شکرانہ کیا جاتا ہے۔ اس میں اور صدقہ میں یہ فرق ہے کہ صدقہ کسی مصیبت کے دور کرنے یا کسی مقصد کے حصول کے لئے کیا جاتا ہے۔ مگر شکرانہ کا خرچ حصول مقصد کے بعد یا بلا کے دور ہونے پر خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر مندرجہ ذیل آیت میں ہے کلوا من ثمرہٖ اذا اثمر واتوا حقہ یوم حصادہٖ یعنی جو پھل یا غلہ خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہے اس میں سے کھاؤ اور جس وقت اس پھل یا غلہ کو کاٹو اس وقت خدا تعالےٰ کا حق بھی ادا کرو یا یہ کہ اس غلہ یا پھل کو کاٹ کر اپنے قبضہ میں لانے کا حق بھی ادا کرو۔ یعنی کچھ حصہ خدا تعالےٰ کی راہ میں بطور شکر تقسیم کرو۔ بعض لوگوں نے اس کے معنے زکوٰۃ کے کئے ہیں۔ اور بعض نے اس حکم کو زکوٰۃ سے منسوخ قرار دیا ہے۔ مگر حق یہی ہے۔ جیسا کہ اس آیت کے موقعہ پر لکھا جائے گا کہ نہ اس جگہ زکوٰۃ کا حکم ہے اور نہ یہ حکم زکوٰۃ سے منسوخ ہے۔ بلکہ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کا فضل نازل ہو اور تمہاری محنت ٹھکانے لگے تو اس شکریہ میں کہ خدا تعالےٰ نے تم کو اس قابل بنایا۔ اللہ تعالےٰ کے غریب بندوں کو بھی اس میں سے کچھ حصہ دو۔ اس حکم پر بھی مسلمانوں میں بہت کم عمل رہ گیا ہے۔ حالانکہ یہ خرچ ایسا طبعی خرچ ہے کہ اسے بھولنا نہیں چاہیئے اور ہر کامیابی پر خدا تعالےٰ کی راہ میں بطور شکرانہ کچھ نہ کچھ خرچ کرنا چاہیئے کیونکہ کامیابی پر الحمد للہ کہنے کا ایک عملی نمونہ ہے"

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ایسی رقوم کے ادخال کے لئے "شکرانہ فنڈ" کے نام سے ایک مستقل مد قائم ہے۔ پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ ہر کامیابی پر کچھ نہ کچھ رقم بطور شکرانہ داخل کر کے اللہ تعالےٰ کے مزید فضلوں کے وارث بنیں اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(نظارت بیت المال)

ضرورت

ایک ایس۔ وی۔ قابل اور تجربہ کار احمدی ٹیچر بیکار ہیں۔ چونکہ وہ ریٹائرڈ ہیں۔ لہٰذا لڑکیوں کو بھی پڑھا سکتا ہے۔ وہ ریاضی۔ اردو اور فارسی کے خاص طور پر ماہر ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو زائد وقت کے لئے ٹیوشن پر تعلیم دلانے کے خواہشمند معرفت الفضل ان سے طے کر لیں۔

(محبوب عالم معرفت ملک نواب خان منیجر لیبن مینوفیکچرنگ کمپنی ۲ میکلوڈ روڈ لاہور)

درخواست دعا:۔ چوہدری محمد منیر صاحب کلرک دفتر الفضل چند دن سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:۔

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب افسر مال درجہ اول ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

مولو و سوہنا پسران فتح قوم جٹ سکنہ چوپالہ تحصیل گجرات

بنام:۔ سندرداس ولد کاہن چند۔ گوردداس۔ کیشولال و رام رتن پسران کانشی رام اقوام کھتری سکنہ چوپالہ تحصیل گجرات

دعویٰ فک الرہن

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے چلے گئے ہوئے ہیں۔ اور بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کوئی عذر فک الرہن میں ہو۔ تو مورخہ ۱۵/۹/۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو جائیں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

دعائے مغفرت:۔ میری بھانجی عائشہ بی بی اہلیہ مستری محمد شفیع صاحب ملازم ریلوے کراچی قریباً بیس پچیس روز بیمار رہ کر وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعائے مغفرت کریں۔ (مستری غلام محمد سندھ)

عالم اسلام کی اہم خبریں:-

اسلامی بلاک کی تشکیل پر ایک عراقی رہنما کا بیان

بغداد ۳۰ اگست۔ اسٹار نے جب انڈیپنڈنٹ پارٹی کے صدر سے اسلامی بلاک کی تشکیل کے بارے میں ان کی رائے معلوم کرنی چاہی تو انہوں نے جو باتیں کہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) ایک اسلامی بلاک یا مشرقی بلاک کی تشکیل سے زیادہ ضروری عرب لیگ کے اندر بین العرب ارتباط ہے۔

(۲) اگر ایک عرب ریاست نے اس قسم کے بلاک میں شرکت کر لی تو یہ اس کے اپنے مفاد کے لئے نقصان رساں ہو گا۔ اور عرب لیگ میں اس کی پوزیشن کو کمزور کر دے گا۔

(۳) اگر عرب واقعی اشتراک کے خواہشمند ہیں تو وہ پہلے آپس میں ہی ایک دوسرے سے اشتراک کریں۔

(۴) اگر عرب ممالک عرب لیگ میں ایک بلاک بنا لیں تو وہ اتنے مضبوط ہو جائینگے کہ منفرد ملک کے خلاف حملے کا جواب دے سکیں۔ (اسٹار)

عراق میں حفظانِ صحت کی مہم

بغداد ۳۰ اگست۔ عراق کی وزارت خلاح مجلس تمام ملک میں، اخباروں، سینماؤں اور ریڈیو کے ذریعہ حفظانِ صحت کی ایک مہم شروع کرنیوالی ہے۔ اس وقت بھی وزارت کی پروپیگنڈا کاریں ملک کا دورہ کر رہی ہیں اور لوگوں کو بتا رہی ہیں۔ کہ بیماریوں اور وباؤں کا مقابلہ کس طرح کیا جائے بعد میں انسداد دق کے لئے پورے پیمانے پر مہم شروع کی جائیگی مطالعہ کے وفود باہر بھیجے جائیں گے اور دنیا کی طب میں جدید ترین ترقیاں عراق میں استعمال کی جائیں گی (اسٹار)

حج کی تیاریاں

قاہرہ ۳۰ اگست۔ حج کا وقت قریب آگیا ہے اور ایک ہزار سے زائد حاجی مصر سے مکے جائیں گے۔ یہ بذریعہ طیارہ جائیں گے۔ دیگر اٹھارہ سو مصری جہازی لائن سے سویز سے بذریعہ بحری سفر جائیں گے۔ حاجیوں کا پہلا دستہ ۲۷ اگست کو جہاز مصر پر سویز سے روانہ ہوا تھا مصر جہازی لائن نے گذشتہ سال کی دشواریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سال آمد و رفت میں جگہ کے انتظامات ہوشیاری کے ساتھ کئے ہیں اسطور کے قرنطینہ کے کیمپ میں واپس آنے والے حاجیوں کے مفصل طور پر انتظامات کئے گئے ہیں۔ (اسٹار)

یہودیوں نے عرب کسانوں کو ہلاک کر دیا

عمان ۳۰ اگست۔ اسٹار کے نامہ نگار مقیم نابلوس نے اطلاع دی ہے کہ قلی قلیہ کے عارضی صلح کے علاقے میں یہودیوں نے دو عرب کسانوں کو ان کے پڑوسیوں کی موجودگی میں گولی سے مار دیا۔ عرب کسان اس علاقے میں اپنی فصل کاٹ رہے تھے۔ جو رودوڈس کے صلح نامے کے تحت عربوں کو دیا گیا ہے (اسٹار)

شام کا نیا انتخابی قانون

دمشق ۳۰ اگست۔ شام کی کابینہ نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جس کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ وہ شام کے لئے نیا انتخابی قانون بنائے۔ اس کمیٹی میں شام کے مشہور سیاستدان شامل ہیں۔ ان میں فیضی العطاسی۔ عادل العزمہ، میکائل افلاک اور اکرام المورانی شامل ہیں۔ یہ کمیٹی اپنا کام ۱۵ روز میں مکمل کر لے گی (اسٹار)

طرابلس کے طلبا کو مصر بھیجا جائے گا

طرابلس ۳۰ اگست۔ طرابلس کے طلبہ کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے مصر اور برطانیہ روانہ کیا جائیگا پانچویں گروہ میں چھ نوجوان طالب علموں کو وکٹوریہ کالج اسکندریہ روانہ کیا جائے گا۔ تین پرائمری کے اساتذہ کو قاہرہ کی تربیت گاہ میں روانہ کیا جائے گا اور ایک تعلیم کے مدرس کو لندن کی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے روانہ کیا جائے گا۔

طرابلس کی سول پولیس کے دو نوجوان عرب افسران کو کینٹ کے خاص پولیس کالج میں طرابلس تربیت حاصل کرنے کے لئے لندن بھیجا جائے گا۔

اس اسکیم کے تحت جو طالبعلم بیرونی ممالک میں تربیت حاصل کرنے کے لئے جائیں گے۔ انہیں ۲۰۰ پونڈ سے ۳۰۰ پونڈ تک کا سالانہ وظیفہ دیا جائے گا۔ (اسٹار)

موصل کی پولیس کا افسر اعلیٰ اسکاٹ لینڈ یارڈ میں

لندن ۳۰ اگست۔ موصل کی پولیس کے کمانڈنٹ لیفٹیننٹ کرنل ابو الجبو فہیم برطانوی کونسل کے تحت چھ ہفتے کے لئے پولیس کا انتظام اور جرائم کے انکشاف کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کچھ روز لندن میں گذارے اور اس دوران میں انہوں نے لندن کے شہر کی پولیس کے عام انتظام کا مطالعہ کیا اور اسکاٹ لینڈ یارڈ کے طریقوں کا بھی معائنہ کیا۔ آجکل وہ برطانیہ میں جنوبی ساحل کی طرف گئے ہوئے ہیں۔ آپ پورٹس ماؤتھ اور ایکسٹر کا [illegible] کریں گے۔ اور صوبائی پولیس کے طریقوں کا مطالعہ کریں گے۔ اسکے بعد انہیں برطانیہ کے جدید ترین پولیس ٹریننگ کالج میں بھیج دیا جائے گا۔ یہ کالج وارک شائر میں ریٹن کے مقام پر واقع ہے۔ (اسٹار)

اسرائیل کی بڑھتی ہوئی طاقت کے مقابلہ میں عرب اتحاد کی ضرورت

"اقوام متحدہ کی امداد پر بھروسہ نہیں ہے" — فارس الخوری کا بیان

دمشق ۳۰ اگست۔ شام کے مشہور سیاست دان اور ایوان نائبین کے سابق صدر اور اقوام متحدہ میں [illegible] ہونے والے شامی وفد کے قائد فارس بے الخوری نے اسٹار کو ایک بیان دیتے ہوئے اپیل کی صیہونیت کی بڑھتی ہوئی طاقت کا مقابلہ کرنے کے لئے عرب قوموں کے اتحاد کی ضرورت ہے۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ صیہونیت کا مقابلہ [illegible] صرف اتحاد کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ بیان کو جاری [illegible] رکھتے ہوئے فارس الخوری نے کہا۔ یہودی فلسطین [illegible] کے اس چھوٹے سے علاقے سے مطمئن نہیں ہوں گے [illegible] جس پر آجکل ان کا قبضہ ہے اور وہ عربوں کو نقصان [illegible] پہنچا کر مزید علاقے پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے [illegible] نہ تو اقوام متحدہ۔ نہ سلامتی کونسل اور نہ ہی اس قسم [illegible] کوئی بین الاقوامی جماعت ہمیں اس خطرے سے [illegible] ہے۔ نہ ہی اس خطرے کو دور کرنے کے لئے [illegible] کسی بین الاقوامی جماعت کی امداد کی امید رکھنی چا[illegible] جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ آجکل طاقت صد[illegible] سے قوی تر ہے آپ نے عربوں سے اختلاف [illegible] فراموش کرنے کی اپیل کرتے ہوئے اور آنے و[illegible] خطرے کے لئے متحدہ ہو جانے کا مشورہ د[illegible] ہوئے انہوں نے کہا۔ "فلسطین کے مسئلے [illegible] متعلق خواہ کتنے ہی پہلو کیوں نہ لئے گئے ہوں [illegible] چاہے کتنی ہی تجاویز کیوں نہ پیش کی جائیں فلسطین [illegible] مسئلہ صرف سرزمین فلسطین پر حل ہو سکتا ہے [illegible]

انہوں نے کہا کہ انہیں معلوم تھا کہ ان کا پڑوسی [illegible] کبھی غیر منصفانہ فیصلہ قبول کرنے کے لئے تیا[illegible] نہیں تھا۔ (اسٹار)

لبنانی باغی ترکی میں

بیروت ۳۰ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ لبنان کی حکومت کو اطلاع ملی ہے کہ انطون سعادہ کے دست راست جارج عبد المسیح چار اور ممبران کے ساتھ ترکی میں ہیں۔ انطون سعادہ نیشنل سوشل پارٹی کے لیڈر تھے۔ ان کو پھانسی کی سزا دی گئی تھی۔ اور پارٹی کو خلاف قانون جماعت قرار دیا جا چکا ہے۔ حکومت ان لوگوں کو واپس لبنان روانہ کرنے کی درخواست کر رہی ہے کیونکہ یہ مجرم ہیں (اسٹار)

مصری مجلسی امور کا مطالعہ کریں گے

لندن ۳۰ اگست۔ وزارت امور مجلس کے چار مصری یہاں پہنچے ہیں وہ دو ہفتہ کے اس کورس میں حصہ لیں گے جو برطانوی کونسل نے اقوام متحدہ کے مجلسی امور کی فیلوشپ رکھنے والوں کے لئے ترتیب دیئے ہیں۔ یہ مصری یہ ہیں۔ امین ابراہیم ابو علی عبد المنعم قا تخین۔ ابراہیم عبد القادر ابراہیم اور عبد الموتی الشرکاوی۔ ایک ابتدائی کورس کے بعد یہ علیحدہ علیحدہ مجلسی بہتری کے کورس کا مطالعہ کریں گے ان میں لوبارہ لوگوں کی آبادکاری اور صنعتی بہتری شامل ہے۔ پورا کورس چار ماہ میں ختم ہو گا۔ (اسٹار)

عراق کیلئے یورپ کے پروفیسر

لندن ۳۰ اگست۔ حکومت عراق انگریزی کے چار لیکچراروں اور انگریزی حساب اور علم الادویات میں تین پروفیسروں کی یہاں تلاش میں ہے۔ چار لیکچرار بغداد کے استادوں کے ٹریننگ کالج کے لئے اور پروفیسر وہاں کے آرٹس اور سائنس کالج کے لئے درکار ہیں۔ عراقی سفارت خانے میں ثقافتی اتاچی سید حکمت عبد المجید اول یا دوم درجہ کے اعزاز کی ڈگری رکھنے والے اور دو سال کے تعلیمی تجربہ کے امیدواروں سے ملاقات کر رہے ہیں۔ عراق نے ابتدائی اور ثانوی اسکولوں میں پڑھانے کے لئے انگریزی کی نصاب کی کتابوں کی بڑی تعداد کا آرڈر بھی دیا ہے (اسٹار)

محسن البرازی کے کاغذات

دمشق ۳۰ اگست۔ کہا جاتا ہے کہ مرحوم وزیر اعظم محسن البرازی کے مکان میں جو دستاویزات کاغذات اور ذاتی خطوط ملے ہیں وہ نہایت اہم ہیں اور توقع ہے کہ ان میں چند کو شائع کر دیا جائے گا۔ (اسٹار)

الزعیم کی ملکی پالیسی کی تحقیقات

دمشق ۳۰ اگست۔ یہاں الزعیم کے معاملات [illegible] کی۔ جو تحقیقات کی جا رہی ہے۔ اس سے ظاہر [illegible] ہوا ہے کہ انہوں نے اسٹرلنگ اور ڈالروں [illegible] غیر ملکی کرنسی کو غلط طریقہ پر استعمال کیا۔ . . .

. . . .

. . . . الز[illegible]

لگایا جا رہا ہے کہ انہوں نے آمدہ رقومات [illegible] غیر ملکی ملک میں لگا دیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سا[illegible] صدر شکری القوا تلی کی ڈائری لائبریری ہے۔ کہا [illegible] ہے کہ یہ دستاویزات نہایت اہم تھیں کیونکہ [illegible] ان میں شام، مصر، عراق اور سعودی عرب [illegible] درمیان تبادلہ کئے ہوئے مکتوبوں کے متن [illegible] اس زمانہ میں جبکہ یہ مکتوب تھے لبنان و شام [illegible] فرانسیسیوں سے جنگ چھڑی ہوئی تھی۔ (اسٹار)

صدر ترکی طہران جائیں گے

بغداد ۳۰ اگست۔ اسٹار کو معتبر ذرا[illegible] سے معلوم ہوا ہے کہ ترکی کے صدر انونو مستقبل [illegible] میں ایران کے دارالحکومت طہران [illegible] جائیں گے۔ (اسٹار)